© rasailojaraid.com



جناب مولانا عزیز زبیدی منڈی واربرٹن

# الاستفتاء

ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ:

۱۔ نمازِ جنازہ میں کونسی دعا پڑھنی چاہیئے، لمبی اور مختصر دونوں تحریر فرمائیں، کیا ان کے علاوہ بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے؟

۲۔ نمازِ جنازہ کے بعد اگر دعا مانگنا بدعت ہے تو کیا اس کے دفن کرنے کے بعد جائز ہے؟

۳۔ خاتمہ بالخیر کیلئے کونسا عمل یا دعا مفید رہے گی؟

۴۔ وہ کون لوگ ہیں جن کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے؟ (مختصراً)

**الجواب:**

مختلف اوقات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف دعائیں نمازِ جنازہ میں پڑھی ہیں، ان میں سے کسی ایک پر اکتفاء کیا جائے تو اسے بھی مختصر تصور کیا جاسکتا ہے، اگر وہ سب یا چند ایک ملا کر پڑھی جائیں تو اسے لمبی دعا کہہ لیجئے! ویسے بھی کچھ مختصر ہیں اور کچھ لمبی، جنہیں ہم ذیل میں درج کئے دیتے ہیں ــــــ اگر الحاح و زاری کے ساتھ یہ سب دعائیں ملا کر پڑھ دی جائیں تو یہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں یا اس کے درجے بلند کر دیں ــــــ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔"

(مسلم کتاب الجنائز... وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ والنسائی وابن ماجہ عن عوف بن مالک)

امام بخاری اور تمام حفاظ حدیث (محدثین) مندرجہ بالا دعا کو جنازہ کی دوسری دعاؤں سے زیادہ صحیح تصور کرتے ہیں:

"قال البخاری وسائر الحفاظ: اصح دعاء الجنازۃ، حدیث عوف بن مالک فی صحیح مسلم" (روضۃ الطالبین للامام النووی ص ۱۳۶ ج ۲)

امام ابن حزم (ف ۴۵۶ھ / ۱۰۶۴ء) فرماتے ہیں کہ یہ دعا ہمیں سب سے زیادہ پسند ہے:

"واحب الدعاء الینا علی الجنازۃ ھو ما حدثنا... عن عوف بن مالک الاشجعی الحدیث (محلی ص ۱۳۶/۵)

۲ - "اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهُ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ۔"

(موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ص ۱۹۲ باب الدعاء للمیت والصلاۃ علیہ وقال الہیثمی رواہ ابو یعلی ورجالہ رجال الصحیح مجمع الزوائد ص ۳۳/۳)

۳ - "اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهِ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔" (مستدرک حاکم عن ابن عباس ص ۳۵۹/۱ فیہ شرجلیل وھو ضعیف)

۴ - "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُ خَلَقْتَهُ وَرَزَقْتَهُ وَاَحْيَيْتَهُ وَكَفَيْتَهُ فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ، وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔" رواہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



البزار عن ابی سعید موقوفا ورجاله رجال الصحیح غیر شیخ البزار مجمع الزوائد ص۳۳ ج۳ ورواه ابن ابی شیبة ص۲۹۳ ج۳ ایضا وفیه زید العمی وهو ضعیف)

۵- "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ" (رواه الطبرانی وفیه ثم کبر الرابعة فدعا للمؤمنین والمؤمنات ثم سلم وفیه النوفلی وهو ضعیف، مجمع الزوائد ص۳۲ ج۳)

۶- جب عورت ہو تو یہ پڑھے:

"اللّٰهُمَّ أَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلَانِيَتَهَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَنَا" (رواه ابن ابی شیبة ص۲۹۲ ج۳ عن ابی هریرة وسنده صحیح وابوداؤد ص۴۲ ج۲ باختلاف یسیر والنسائی والمستغفری فی الدعوات عن علی، عون المعبود ص۱۹۶ ج۳)

۷- "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ" (رواه ابوداؤد ص۳ ج۲ والبزار باختلاف یسیر وتقدیم وتاخیر ولکن فی روایته محمد بن یعلی وفیه کلام وابن ابی شیبة ص۲۹۲ ج۳ وعبد الرزاق مرسلا ایضا ص۳ وابن ماجة ص۱۰۹ والمنتقی لابن الجارود ص۱۹۰ مختصرا وابن حبان ص۱۹۳ وفی الحصن الحصین رمز ص۱۵۳ فخرجه د ت س حب مس الا رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی واحمد وابن حبان والمستدرک عن ابی هریرة واحمد وابویعلی والبیهقی وسعید بن منصور فی سننه عن قتادة وقال ابن قدامة فی المحرر ص۹۱ ... والنسائی فی الیوم واللیلة وقال البخاری فی حدیث ابی هریرة: هذا غیر محفوظ واصح شیء فی هذا الباب حدیث عوف بن مالک وقد روی هذا الحدیث موقوفا علی عبد الله بن سلام ولکن قال الترمذی: سمعت محمد ایقول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اصح الروایات فی هذا الحدیث یحیی بن ابی کثیر عن ابی ابراهیم الاشهلی عن ابیه ص ۲۲/۱ وما قال غیر محفوظ وهو روایة عکرمة بن عمار کما قال الترمذی ص ۲۲/۱ کما رواه ابن ابی شیبة ص ۲۹۳/۳ وقال صاحب تیسیر الفتاح الودود فی تخریج المنتقی لابن الجارود ص ۱۹۰/۱ ورواه ایضا احمد والستة بالفاظ مختلفة والمعنی واحد)

۸- "اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ" (رواه ابن حبان من واثلة ص ۱۹۳، ابوداود ص ۲۱/۲، ابن ماجه ص ۱۰۹ رجاله ثقات ان شاء الله)

۹- "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ" (رواه الطبرانی عن الحارث کما فی عمدة القاری واسد الغابة - عون المعبود ص ۱۹۲/۳)

۱۰- "اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ ... والباقی کما فی حدیث عوف بن مالک الاشجعی (رواه ابو داود الطیالسی مع منحة المعبود ص ۱۶۴ فیه ابوبکر بن ابی مریم وهو ضعیف وتابعه عمر بن راشد ص ۱۶۴ وابن ماجه ص ۱۰۹ ولکن هو مجهول، تقریب ص ۳۶۰)

۱۱- "اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَىٰ ذٰلِكَ" (رواه النسائی باب الصلاة علی الشهید ص ۲۷۷)

یہ شہید کی نماز جنازہ کی دعا ہے۔

۱۲- "اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ مَاضٍ فِيهِ حُكْمُكَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا زَارَكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَزُورٍ، اللّٰهُمَّ لَقِّنْهُ حُجَّتَهُ وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَوَسِّعْ عَلَيْهِ فِي مُدْخَلِهِ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فَإِنَّهُ افْتَقَرَ إِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ وَكَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بَعْدَہٗ۔" (رواہ المستغفری فی الدعوات کنز العمال عن عمدۃ القاری، عون المعبود ص۱۹۶/۳ وقال: والحدیث ینظر فی اسنادہ، عون المعبود ص۱۹۶/۳)

۱۳ - اگر بچہ ہو تو یہ پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِاَبَوَیْہِ سَلَفًا وَّاجْعَلْہُ لَھُمَا نُوْرًا وَّرَشَدًا وَّاَعْقِبْ وَالِدَیْہِ الْجَنَّۃَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔" (رواہ المستغفری فی الدعوات عن علی کنز العمال عن عمدۃ القاری، عون المعبود ص۱۹۶/۳ وقال: ینظر فی اسنادہ والغالب فیہ الضعف)

۱۴ - "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُکَ، اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ مَعَادُنَا۔" (رواہ البغوی وابن مندہ والدیلمی عن ابی عامرؓ، بہار شریعت ص۱۵۲/۴)

۱۵ - "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ۔" (رواہ البغوی عن ابراہیم الاشہلی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بہار شریعت ص۱۵۲/۴)

## غیر مرفوع آثار:۔

مندرجہ بالا وہ دعائیں ہیں جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں، راقم الحروف کے نزدیک کوئی نمازِ جنازہ ان ماثورہ دعاؤں سے بالکلیہ خالی نہیں ہونی چاہیئے۔ باقی رہیں دوسری دعائیں، سو اگر کوئی مزید پڑھنا چاہے تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے، حضورؐ سے اس کی اجازت ہے اور بعد کے آثار سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے اور دعا ممنوع نہیں ہے۔

۱ - حضرت ابوبکرؓ نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ اَسْلَمَہُ الْاَھْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِیْرَۃُ وَالذَّنْبُ الْعَظِیْمُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی مالک ص۲۹۲/۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲ - حضرت عمرؓ سے یہ منقول ہے:

"اللّٰهُمَّ أَصْبَحَ (أَوْ قَالَ أَمْسٰی) عَبْدُكَ فُلَانٌ قَدْ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لِأَهْلِهَا وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ وَكَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَاغْفِرْ لَهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ" (رواہ عبد الرزاق عن سعید بن المسیب ص ۴۸۸/۳ و ابن ابی شیبۃ ص ۲۹۲/۳)

۳ - حضرت علیؓ سے یہ دعا مروی ہے:

"اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلٰى قُلُوبِ أَخْيَارِنَا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ ارْجِعْهُ إِلٰى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ اللّٰهُمَّ عَفْوَكَ" (رواہ ابن ابی شیبۃ ص ۲۹۲-۲۹۳/۱ و عبد الرزاق ص ۴۸۹/۳)

۴ - حضرت ابو الدرداءؓ یہ پڑھتے تھے:

"اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلٰى قُلُوبِ أَخْيَارِهِمْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ذَنْبَهُ وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن غیلان ص ۲۹۳/۳)

۵ - حضرت ابن مسعودؓ نہایت الحاح و زاری کے ساتھ یہ دعا پڑھتے تھے:

"اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ أَنْتَ خَلَقْتَهُ وَأَنْتَ هَدَيْتَهُ لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسَرِيرَتِهِ وَعَلَانِيَتِهِ جِئْنَا شُفَعَاءَ لَهُ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَجِيرُ بِحَبْلِ جِوَارِكَ لَهُ فَإِنَّكَ ذُو وَفَاءٍ وَذُو رَحْمَةٍ أَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ اللَّهُمَّ نَوِّرْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ ——— آخری تکبیر کے بعد پھر یہ کہتے ——— اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَسْلَافِنَا وَأَفْرَاطِنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ " (رواہ البزار الہروی عن ابراہیم النخعی کذا فی جلاء الافہام ص۳۰۲ وفیہ رجل لم یسم)

۶ - حضرت ابن عمرؓ سے یہ دعا مروی ہے، راوی کہتا ہے کہ لمبا قیام تھا مگر میں اتنی دعا پا سکا ہوں:

"اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " (رواہ ابن ابی شیبۃ عن نافع ص۲۹۳/۳ وعبد الرزاق ص۴۸۸/۳)

۷ - حضرت زیدؓ بن ثابت یہ دعا پڑھتے تھے:

"اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدٍ لَكَ أَحْيَيْتَهُ مَا شِئْتَ وَقَبَضْتَهُ حِينَ شِئْتَ وَتَبْعَثُهُ إِذَا شِئْتَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ" الآیۃ (رواہ عبد الرزاق عن عطاء بن یسار ص۴۹۲/۳)

۸ - حضرت ابو موسیٰؓ یہ دعا پڑھتے تھے:

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ كَمَا أَسْتَغْفِرُكَ وَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ وَزِدْهُ مِنْ فَضْلِكَ " (رواہ ابن ابی شیبۃ ص۲۹۳/۳ وفیہ من لم یسم)

۹ - حضرت حبیبؓ بن مسلمہ یہ دعا پڑھتے تھے:

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيفِيَّةِ الْمُسْلِمَةِ وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ "

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



(رواہ ابن ابی شیبۃ عن شرجیل ص۲۹۸)

۱۰۔ حضرت ابوہریرۃؓ ایک تو وہ دعا پڑھتے جو نمبر ۲ میں مذکور ہے (تقریبًا) (رواہ مالک فی موطا ص۲۰۹ و موطا محمد ص۱۳۱) اگر بچے کا جنازہ ہوتا تو یہ بھی پڑھتے "اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" (رواہ مالک فی الموطا ص۲۰۹)

۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ اگر بچے کا جنازہ ہوتا تو یہ پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلِ الْجَنَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ مَوْعِدًا، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ" (رواہ عبد الرزاق عن ابی الحویرث ص۴۹۲)

۱۲۔ حضرت امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ بچے کی نماز جنازہ پر یہ دعا پڑھی جائے:

"اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْہُ بِاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ" ۔ ۔ للاثر المذی صح ان الصغار مع ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم فی روضۃ خضراء" (محلی ابن حزم ص۱۳۵)

۱۳۔ امام عینی نے بعض بزرگوں سے یہ دعا نقل کی ہے (یعنی بچے کے ساتھ اس کے والدین کو بھی دعا میں شریک کیا جائے:

"اَللّٰھُمَّ ثَقِّلْ مَوَازِیْنَھُمَا وَاَعْظِمْ بِہٖ اُجُوْرَھُمَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ فِیْ کَفَالَۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَاَلْحِقْہُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِسَلَفِنَا وَفَرَطِنَا وَمَنْ سَبَقَنَا بِالْاِیْمَانِ" کذا قال العینی فی شرح الہدایۃ (عون المعبود ص۱۹۷)

**جواب سوال نمبر ۲:**

نمازِ جنازہ بجائے خود دعا ہے جس قدر جی چاہے اس میں خدا تعالیٰ سے دعائیں کیجئے کیونکہ وہ قبولیت سے قریب تر صورت ہے۔ بعد میں حکم ہوتا ہے کہ اسے جلد از جلد لے جاؤ:

"اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ" (بخاری ص۱۷۶، ابوداؤد ص۳۹، والنسائی ص۲۷۰ والترمذی ص۱۲۰ و ابن ماجہ ص۔ ومسلم ص۔)

بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد ہے کہ معمول سے کچھ زیادہ تیز چلو، مگر یہ

© rasailojaraid.com

معنے صحیح نہیں ہیں کیونکہ جب صحابہؓ نے ایسا کیا تو حضورؐ نے انہیں روک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ وقار کے ساتھ چلو :

"انه رای جنازة یسرعون بها قال لتکن علیکم السکینة" (ابن ماجة ص۱۱۱) وفیه لیث وهو ضعیف ولکن قال الدارقطنی: انما انکروا علیه الجمع بین عطاء وطاؤس ومجاهد حسب (میزان الاعتدال ص۲/۴) وفی صحیح مسلم ترونا بآخر وفی التنقیح ان الدارقطنی امر البرقانی باخراج حدیثه فی صحیحه (تقعیب التهذیب ص۴۳۲)

اس روایت کی تائید ایک اور حدیث سے بھی ہوتی ہے :

"قال ابوموسی الاشعری مر علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بجنازة وهی تمخض مخض الزق فقال علیکم بالقصد فی جنائزکم" (رواه ابن ابی شیبة ص۲۸۱/۳) "قال ابن عمر سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا مات احدکم فلا تحبسوه واسرعوا به الی قبره" (رواه الطبرانی باسناد حسن، فتح الباری ص۱۸۲/۱)

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ : اسراع سے اصل مراد اسے لیجانے میں جلدی کرنا ہے باقی رہا تیز چلنا، سو وہ ضمناً آسکتا ہے بشرطیکہ باوقار ہو — ہاں ایک روایت میں : ...

"یکاد ان یرمل بالجنازة" (ابن ابی شیبة ص۲۸۱/۳) ... بھی آیا ہے۔

لیکن اس میں ہیثم ہے جو سخت قسم کا مدلس ہے اور یہاں "عن" سے روایت کیا ہے۔ اس لئے دعا کیلئے جنازہ کے بعد بیٹھنا تحصیلِ حاصل اور بے محل ہے اور اس "جلدی" کی روح کے خلاف ہے جو حدیث میں مذکور ہے۔

اور اگر فرض کیجئے یہ بات بھی نہیں ہے تو بھی یہ واقعہ ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد یہ عوامی دعا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہے باوجودیکہ داعیہ موجود تھا۔

باقی رہا دفن کرنے کے بعد دعا کرنا، سو اس کا حدیث میں حکم آیا ہے :

"استغفروا لاخیکم وسلوا له بالتثبیت فانه الآن یُسئل" (رواه ابوداؤد ص۳/۲ عن عثمان والنسائی ص۲۸۲ عن ابی هریرة مختصراً)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



دفن کرنے کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے یہ دعا مروی ہے:

۱- "اَللّٰھُمَّ اَجِرْھَا مِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا" (رواہ ابن ماجۃ عن سعید بن المسیب عن ابن عمر ص۱۱۲ وفیہ الکلبی وھو ضعیف)

۲- "یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانَۃَ .... اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَہَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا" (رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن مندۃ عن ابی امامۃ کذا فی شرح الصدور للسیوطی ص۶۹)

۳- "یَا فُلَانُ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (تین بار کہے) یَا فُلَانُ قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" (رواہ سعید بن منصور عن راشد بن سعد وضمرۃ بن حبیب وحکیم بن عمیر، شرح الصدور ص۶۹)

۴- "اَللّٰھُمَّ اَسْلَمَہٗ اِلَیْکَ الْاَھْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِیْرَۃُ وَذَنْبُہٗ عَظِیْمٌ فَاغْفِرْ لَہٗ" (رواہ عبد الرزاق عن عمر بن الخطاب ص۵۰۹/۳) و فی روایۃ ابن ابی شیبۃ: "اَللّٰھُمَّ اَسْلَمَہٗ اِلَیْکَ الْمَالُ وَالْاَھْلُ وَالْعَشِیْرَۃُ وَالذَّنْبُ الْعَظِیْمُ فَاغْفِرْ لَہٗ" (ص۳۲۹/۳)

۵- "اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَوَلَدُ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ الْیَوْمَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ لَہٗ فِیْ مُدْخَلِہٖ وَاغْفِرْ لَہٗ ذَنْبَہٗ فَاِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ" (ایضاً ص۵۱۰/۳ وابن ابی شیبۃ عن علی ص۳۳۰/۳، ۳۳۱)

۶- "اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَافْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوْحِہٖ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن انس ص۳۳۰/۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


۷ - "اللّٰھُمَّ نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَّفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهِ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ مَنْطِقَهُ وَلَا تَبْتَلِهِ فِي قَبْرِهِ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهُ بِهِ"

(رواہ سعید بن منصور عن ابن مسعود، شرح الصدور ص۶۹)

۸ - "اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ رُدَّ إِلَيْكَ فَارْأَفْ بِهِ وَارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ وَتَقَبَّلْهُ مِنْكَ بِقَبُولٍ حَسَنٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ" (رواہ ابن ابی شیبة عن انس بن مالک ص۳۳/۳)

۹ - "فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فِي خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ"

(رواہ ابن ابی شیبة عن المسیب ابن حزن بن وهب المخزومی ص۳۳/۳)

۱۰ - "بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صلی اللّٰه تعالیٰ علیہ وسلم وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ" (رواہ ابن ابی شیبة ص۳۲۹/۳ عن مجاهد)

۱۱ - بعد از دفن سر کی جانب کھڑے ہو کر "مُفْلِحُوْنَ" تک سورہ بقرہ اور "آمَنَ الرَّسُوْلُ" سے آخر سورہ تک پاؤں کی جانب قرأت کی جائے:

"ولیقرأ عند رأسه فاتحة البقرة وعند رجلیه بخاتمة البقرة"

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انه موقوف علی ابن عمر ولکن فیه یحیی بن عبد الله بن ضحاک ضعفه ابوزرعة وغیره وفی الباب عن عبد الرحمان بن العلاء عند الطبرانی فی الکبیر ایضا باسناد جید - تنقیح الرواة ص۳۲/۲)

جواب سوال نمبر ۳: خاتمہ بالخیر کے لئے اقرب الی الیقین جوابات ہے وہ وہی ہو سکتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہے جو اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمائی تھی۔ مرض الوفات میں حضرت ابوالدرداءؓ سے ایک شخص نے درخواست کی کہ آپ جاتی دفعہ ہمیں ایک ایسا گُر بتا جائیں جس سے ہمیں فائدہ پہنچے اور آپ بھی یاد رہیں؛ آپؓ نے فرمایا: نماز، زکوٰۃ اور روزے کی پابندی کیجئے اور بےحیائی کے کاموں سے دُور رہیئے، جس پر آپ کو بشارت ہے:

"فاقم الصلوٰۃ وآت زکوٰۃ مالک ان کان لک وصم رمضان واجتنب الفواحش" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن غیلان ص۳۷۶/۱)

غرض یہ تھی کہ: اپنے میں خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ بےحیائی کے کاموں سے بھی بچنے کی عادت ڈالیئے، کیونکہ انسان کی زندگی کے جیسے شب و روز ہوتے ہیں انجام پر بھی عموماً وہ اثر انداز ہوتے ہیں، مشہور ہے کہ عادت سر کے ساتھ جاتی ہے۔ اس لئے کوشش کیجئے کہ آپ اللہ کے سچے غلام ہو کر رہیں، اس کی نافرمانی سے بچیں، ان شاء اللہ یہ مبارک رنگ، رنگ لائے گا، ہاں ساتھ ساتھ خاتمہ کی دعا بھی کیا کیجئے، استغفار، درود شریف، مسنون نوافل اور "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" کا ورد اور خوفِ آخرت کا احساس خاتمہ بالخیر کیلئے ان شاء اللہ بہت مفید رہیں گے۔

جواب سوال نمبر ۴:

ویسے یقینی طور پر تو نمازِ جنازہ صرف کافر، منافق اور مشرک کی جائز نہیں ہے باقی رہے عملی گناہگار، سو ان کے سلسلہ میں اتنی احتیاط ضرور چاہیئے کہ: عریاں قسم کے جو فاسق و فاجر ہیں، ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے ان اکابر کو پرہیز کرنا چاہیئے جن سے نمازِ جنازہ پڑھانے کی لوگ تمنا کرتے ہیں تاکہ عبرت ہو۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل تصریحات اور مزید توضیح ملاحظہ فرمائیں:

## منافق کی نمازِ جنازہ:

منافق کی نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے:

"ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ"

(بخاری عن عمر بن الخطابؓ ص۱۸۲/۱ والنسائی ص۲۷۹/۱ وغیرہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


گو منافقین کی تعیین اب مشکل ہے تاہم بعض قرائن سے اگر ان کا پتہ چل جائے تو انکی نمازِ جنازہ سے ضرور پرہیز کی جائے، ہمارے نزدیک "منافقت" کا الزام جن پر عاید کیا جاسکتا ہے ان میں وہ "رافضی" ہیں جن کا تقیہ پر ایمان ہے، وہ کمیونسٹ ہیں جو کمیونزم کے داعی ہیں اور وہ سیاسی لوگ جو صرف حصولِ اقتدار یا اپنی کرسی کے تحفظ کے لئے "اسلام اسلام" کی رٹ لگانے رہتے ہیں مگر اس سے انکی نیت نیک نہیں ہوتی۔ سب اس کی زد میں آسکتے ہیں۔ اور نہیں تو کم از کم اتنا تو ضرور ماننا پڑے گا کہ اس قسم کی قبیح جعل سازی کا مرتکب اس قابل نہیں کہ قابل ذکر حضرات ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔

**جو وصیت میں بے انصافی کرے۔**

مرتے وقت اپنی وصیت میں اگر کسی نے حقداروں کے حق مارے ہیں تو ان کی نمازِ جنازہ سے بھی پرہیز کیا جائے:

"ان رجلا اعتق ستۃ مملوکین لہ عند موتہ ولم یکن لہ مال غیرھم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فغضب من ذلک وقال لقد ھممت ان لا اصلی علیہ" (رواہ النسائی عن عمران بن حصین صـ۲۲۴ ؍ ۱)

"یہی حکم ان لوگوں کی نمازِ جنازہ کا ہے جو کسی کو اس کے حق سے محروم کرنے کے لئے قتل کر دیتے ہیں، جیسے کہ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے — آج کل مرنے والے عموماً حقوق وراثت یا دوسرے معاشرتی امور میں بدنام حد تک غیر محتاط دنیا سے جا رہے ہیں۔ مگر ان کا نوٹس کوئی نہیں لیتا ورنہ اس کا سدِ باب ہو جاتا۔"

**مقروض کی نمازِ جنازہ۔**

مقروض کی نمازِ جنازہ سے "امامِ قوم" کو احتراز کرنا چاہیئے ہاں باقی عوام پڑھ سکتے ہیں۔ الا یہ کہ کوئی اس کی ذمہ داری لے لے:

"اتی برجل من الانصار لیصلی علیہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم فان علیہ دینا" (النسائی صـ۲۲۵ ؍ ۱ وفی روایۃ وعلیہ دیناران" صـ۲۲۵ ؍ ۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

## خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ :

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار کر دیا تھا :

"قال رأیتہ ینحر نفسہ بمشقص معہ قال انت رأیتہ؟ قال نعم قال اذا لا اصلی علیہ" (ابوداؤد ص ۳۹/۲ والنسائی ص ۲۲۵)

آج کل جعلی قسم کے عشاق عموماً ایسا کر لیتے ہیں۔ قتیلِ عاشق کہہ کر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے اور بڑی دھوم دھام سے — بہرحال بزرگ ہستی، جن سے نمازِ جنازہ پڑھانے کی لوگ خواہش کرتے ہیں، وہ اس سے پرہیز کریں۔ ہاں دوسرے لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

## خائن :

وہ خائن، بالخصوص جو ملتِ اسلامیہ کا چور اور خائن ہے، اس کی نمازِ جنازہ سے بھی پرہیز چاہیئے :

"فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم انہ غل فی سبیل اللہ۔" (رواہ النسائی عن زید بن خالد ص ۲۲۵/۱)

گورنمنٹ کے جو ملازم سرکاری مال میں خورد برد کرتے ہیں، ان کی نمازِ جنازہ علاقہ کے امام کو نہیں پڑھنی چاہیئے۔ باقی رہے عوام، سو وہ پڑھ سکتے ہیں۔ مگر قابلِ ذکر حضرات کو اس سے دور رہنا چاہیئے۔ اس کے سوا ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی ممکن نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک وہ اربابِ اقتدار بھی اسی حکم کی زد میں آتے ہیں جو سرکاری دولت کو اپنی کرسی کے تحفظ کیلئے اور الیکشن میں اپنے لئے حالات کو سازگار رکھنے کیلئے یا دوستوں پر اور اقربا نوازی کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کی نمازِ جنازہ سے بھی خواص کو ضرور پرہیز کرنا چاہیئے۔ مگر افسوس! اب ان کمزوریوں کا کوئی نوٹس لینے والا نہیں ملتا — !

وہ ملازم اور افسر جو تنخواہ تو پوری پوری لیتے ہیں مگر اپنا فرضِ منصبی پورا نہیں کرتے، وہ بھی مسلمانوں کے بیت المال کا پیسہ ناحق مارتے ہیں — ہمارے نزدیک خواص کو ان کی نمازِ جنازہ سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



## تارکِ نماز:

پنج وقتہ نماز کے تارک کے متعلق سخت وعید آئی ہے، اس لئے بہت سے صحابہؓ اس کو کافر کہتے ہیں، چنانچہ جمہور حنابلہ کا یہ مذہب ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں کرنا چاہیئے، اگر مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے:

"والمختار عند جمهور اصحاب انه يقتل لكفره كالمرتد وتجرى عليه حكم المرتدين فلا يصلى عليه ولا يورث ويكون ماله فيئاً"

(المیزان للشعرانی ص)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے:

"ولا يصلى عليه ولا يدفن فى مقابر المسلمين" (غنية الطالبين)

بعض ائمہ شافعی نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اگر ترکِ نماز پر اسلامی حکومت نے اس کی گردن اڑا دی تو اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے بخلاف دوسری حدود اور قصاص کے کہ ان میں جو مارے جاتے ہیں، ان کی نمازِ جنازہ جائز ہے:

"وذهب بعض اصحاب شافعى ان تارك الصلوٰة اذا قتل لا يصلى عليه ويصلى على من سواه ممن قتل فى حد او قصاص" (عون ۱۸۱)

امام مالکؒ اس میں اتنی ترمیم کرتے ہیں کہ ایسے شخص کی نمازِ جنازہ سے صرف امام وقت (سیاسی سربراہ) کو پرہیز چاہیئے۔ باقی رشتہ دار اور خاندان کے افراد پڑھ سکتے ہیں:

"وقال مالك من قتله الامام فى حد من الحدود فلا يصلى عليه الامام ويصلى عليه اهله" (عون المعبود ص۱۸۱)

## باغیوں اور غداروں کی نمازِ جنازہ:

چونکہ یہ لوگ اسلامی ریاست کے دشمن ہوتے ہیں جہاں خدا کے احکام جاری ہوتے ہیں، اس لئے حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں، ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے:

"وقال ابو حنيفة من قتل من المحاربين او صلب لم يصلى عليه و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کذلک الفئة الباغیة لا یصلی علی قتلاهم " (عون المعبود ص ۱۸۱)

## اہل البدع والہوٰی :

ہمارے ہاں بدعتی کا مفہوم محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اصل میں بدعتی اور اہلِ ہوٰی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے سامنے جذبات ہوتے ہیں اور صرف جذباتی تحریک کی بنیاد پہ اپنا رخ متعین کرتے ہیں، ٹھوس اصولوں پر نہیں چلتے بلکہ یہ جدت کیش اور خوش فہم لوگ ہوتے ہیں، اس لئے اوہام پرستی کی طرف بڑھتے ہیں تو حد کر دیتے ہیں۔ اگر عقل پرستی پر آتے ہیں تو دور ہی نکل جاتے ہیں "طریقِ وسط" جس کا دوسرا نام کتاب و سنت ہے، ان کی قسمت میں نہیں ہوتا ــــ قبر پرستی ہو یا نفس پرستی، دونوں کو مسنون آب و ہوا راس نہیں آتی۔ دراصل ان لوگوں کا علاج صرف اسلامی ریاست ہی کر سکتی ہے، ہما شما کے بس کا روگ نہیں ہوتے، اس لئے ہمارے نزدیک ان کا صحیح اور کامیاب جو علاج ہے اور جو ہمارے بس میں بھی ہے، یہ ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ سے بھی پرہیز کیا جائے تاکہ ان کو ہوش آئے کیونکہ یہ لوگ طاغوت کے غلام ہوتے ہیں، اس لئے جب ان کو اپنے مستقبل کی فکر دامن گیر ہوتی ہے، تب وہ سوچنے پہ مجبور ہو جاتے ہیں۔ قبر پرست ہوں یا .. جاہ پرست، عقل کے دشمن ہوں یا عقل کے پجاری، بہر حال جن کا دل پسند مشغلہ "بدعت اور ہوٰی" ہے، ان کا بھلا اسی میں ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ بھی اہلِ علم اور کتاب و سنت کے حامل بزرگ نہ ہی پڑھیں۔ واللہ اعلم!

© rasailojaraid.com